باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسئلہ کے بارے میں:

﴿1﴾ آجکل آشوب چشم کی بیماری ہے آنکھ سے نکلنے والا پانی ناپاک ہے یا پاک؟ کیا اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

﴿2﴾ اس مرض کے مضر اثرات سے بچنے کے لیے کوئی مجرب عمل یا حدیث مبارکہ سے کوئی دعا ہے؟

المستفتی: عبد اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

﴿1﴾ واضح رہے کہ آشوب چشم میں آنکھوں سے نکلنے والے پانی کے حکم میں کچھ تفصیل ہے:

۱. آشوب چشم میں اگر آنکھ سے نکلنے والے پانی کی رنگت خون یا پیپ مائل ہو جائے، اور آنکھ کے حلقے سے باہر نکل آئے تو وہ پانی ناپاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۲. آنکھ سے نکلنے والے پانی کی رنگت تو صاف ہو لیکن مریض کو خود یقین یا ظن غالب ہو یا پھر کسی ماہر فن ڈاکٹر کے بتلانے سے معلوم ہو کہ یہ پانی زخم وغیرہ سے نکل رہا ہے، تو اس پانی کے نکلنے سے بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔

۳. آنکھ سے نکلنے والا پانی صاف شفاف ہو اور مریض کو یقین یا ظن غالب ہو یا کسی ماہر ڈاکٹر کے بتلانے سے معلوم ہو کہ یہ پانی زخم وغیرہ سے نکلنے والی پیپ نہیں بلکہ آنسوں ہی ہیں، تو اس کے نکلنے سے وضوء نہیں ٹوٹے گا۔

اس سلسلے میں ماہر فن اطباء کا کہنا ہے کہ آشوب چشم میں نہ زخم ہوتا ہے اور نہ پیپ پڑتی ہے بلکہ چشم پر تہہ کرنے والی بیرونی پرت انفیکشن یا الرجی کا شکار ہو جاتی ہے اور مقامی سوزش کے نتیجے میں بیرونی پرت اور آنسوں کی غدود میں بھی سوزش ہو جاتی ہے، آنکھ سرخ ہو جاتی ہے اور آنسوں کثرت سے بہنے لگتے ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً آشوب چشم میں آنکھوں سے نکلنے والے پانی کی حقیقت خون یا پیپ نہیں ہے (جیسے کہ آجکل بیماری پھیلی ہوئی ہے) اس لیے مذکورہ پانی ناپاک نہیں اور نہ ہی اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہے، البتہ اگر کسی متعین شخص کی آنکھ میں اوپر ذکر کردہ صورتوں میں خون، پیپ یا زخم کا پانی نکلنے کا غالب گمان ہو یا ڈاکٹری معاینہ سے ثابت ہو جائے تو اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

﴿2﴾ اگر جسم کے کسی حصہ (آنکھ، ناک، کان وغیرہ) میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے اللهم عافني في بدني، اللهم عافني في سمعي، اللهم عافني في بصري لا اله الا انت (سنن ابی داؤد، باب ما يقول اذا اصبح، حدیث نمبر: 5090)

نیز بزرگوں کے مجربات سے ثابت ہے کہ: ہر نماز کے بعد آیت الکرسی، ایک ایک بار چاروں قل اور گیارہ گیارہ مرتبہ

دار الافتاء

جاری ہے---

Scanned with CamScanner

یا نور یا بصیر یا قوی پڑھنے کے بعد یہ آیت: فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ(سورۃ ق آیت:۲۲) پڑھ کر شہادت کی انگلیوں پر دم کر کے آنکھوں پر پھیرنے سے ان شاء اللہ آنکھوں کی تکلیف دور ہو گی

(حضرت مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب مد ظلہم العالی)

یاد رہے کہ مذکورہ بالا وظیفہ سنت سے ثابت نہیں بلکہ بزرگوں کے مجربات میں سے ہے لہذا اسے مجرب سمجھ کر اس پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

﴿للمسئلة الاولى﴾

درر الحكام شرح غرر الاحكام(16/1)مط:دار إحياء الكتب العربية

قلت ويؤيد ما ذكره في البحر قول الكمال ثم الجرح والنفطة وماء الثدي، والسرة والأذن إذا كان لعلة سواء على الأصح.

(قوله: إن خرج منها الدمع نقض إلخ) أقول فيلزمه الوضوء لكن قال الزيلعي: لو كان في عينيه رمد أو عمش يسيل منهما الدموع قالوا يؤمر بالوضوء عند كل صلاة لاحتمال أن يكون صديدا أو قيحا، وهذا التعليل يقتضي أنه أمر استحباب فإن الشك، والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض إذ اليقين لا يزول بالشك نعم إذا علم من طريق غلبة الظن بإخبار الأطباء أو بعلامات على ظن المبتلى يجب كذا قاله صاحب البحر بعد نقله كلام الزيلعي.

(قلت) لكن صرح الكمال بالوجوب بقوله: قالوا من رمدت عيناه، وسال الماء منهما وجب عليه الوضوء فإن استمر فلوقت كل صلاة، وصيغة قالوا تذكر فيما فيه الخلاف فيفهم عدم الوجوب من مقابله.

فتح القدير(39/1)مط: دار الفكر

وفي مبسوط شيخ الإسلام: تورم رأس الجرح فظهر به قيح ونحوه لا ينقض ما لم يجاوز الورم؛ لأنه لا يجب غسل موضع الورم فلم يتجاوز إلى موضع يلحقه حكم التطهير، ثم الجرح والنقطة وماء الثدي والسرة والأذن إذا كان لعلة سواء على الأصح، وعلى هذا قالوا: من رمدت عينه وسال الماء منها وجب عليه الوضوء.

الفتاوي الهندية(41/1)مط: دار الفكر

ولو كان في عينه رمد أو عمش يسيل دمعها يؤمر بالوضوء لوقت كل صلاة لاحتمال كونه صديدا. هكذا في التبيين.

فتح القدير(186/1)مط:دار الفكر

في عينه رمد يسيل دمعها يؤمر بالوضوء لكل وقت لاحتمال كونه صديدا. وأقول: هذا التعليلي يقتضي أنه أمر استحباب، فإن الشك والاحتمال في كونه ناقضا لا يوجب الحكم بالنقض إذ اليقين لا يزول بالشك والله أعلم. نعم إذا علم من طريق غلبة الظن بإخبار الأطباء أو علامات تغلب ظن المبتلى يجب

رد المحتار(148/1)مط:سعيد

وقولهم: العين والأذن لعلة دليل على أن من رمدت عينه فسال منها ماء بسبب الرمد ينتقض وضوءه وهذه مسألة الناس عنها غافلون. وظاهره أن المدار على الخروج لعلة وإن لم يكن معه وجع، تأمل أقول: وقد سئلت عمن رمد وسال دمعه ثم استمر سائلا بعد زوال الرمد وصار

دار الإفتاء

Scanned with CamScanner

يخرج بلا وجع، فأجبت بالنقض أخذا ممامر لأن عروضه مع الرمد دليل على أنه لعلة وإن كان الآن بلا رمد ولا وجع خلافا لظاهر كلام الشارح فتدبر.

﴿للمسئلة الثانية﴾

سنن ابي داؤد، باب مايقول إذا أصبح، رقم الحديث: ٥٠٩٠

عن جعفر بن ميمون قال: حدثني عبد الرحمن بن أبي بكرة «أنه قال لأبيه: يا أبت إني أسمعك تدعو كل غداة: اللهم عافني في بدني، اللهم عافني في سمعي، اللهم عافني في بصري، لا إله إلا أنت، تعيدها ثلاثا حين تصبح، وثلاثا حين تمسي، فقال: إني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن، فأنا أحب أن أستن بسنته

عن ابن عباس قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول: [وفي طريق: يدعو/ ٧٠٠] عند الكرب: "لا إله إلا الله العظيم الحليم، لا إله إلا الله رب العرش العظيم، لا إله إلا الله رب السماوات ورب الأرض ورب العرش الكريم [وفي الطريق الأخرى: العظيم] ، اللهم اصرف شره"

والله اعلم بالصواب

عمیر

بندہ محمد عمیر عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۵/صفر/۱۴۴۵ھ

۲/ستمبر/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس لغاری عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۵/صفر/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۱۵/۲/۱۴۴۵ھ

الجواب صحیح

بندہ عبد اللہ سلیم عفا اللہ عنہ

۱۵/۲/۱۴۴۵ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۶۳-۲۳۶

مؤرخہ ۱۵/۲/۱۴۴۵ھ

Scanned with CamScanner